محمد عطاء اللہ صدیقی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سیکولر'' کہنے کی جسارت

سیکولرازم ایک مذہب دشمن نظریہ ہے، ایک سیکولر ذہن رکھنے والا شخص الہامی تعلیمات کے مقابلے میں عقلی ہدایت کو زیادہ قابلِ اعتماد سمجھتا ہے۔ مغرب میں سیکولرازم کا نظریہ مسیحی چرچ کے خلاف ردِّ عمل کے طور پر سامنے آیا مگر جدید دور میں سیکولر طبقہ تمام مذاہب کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سیکولرازم کے مختلف اصطلاحی معنوں میں سے معروف ترین وہ تصور ہے جس کی رو سے چرچ اور ریاست، یا مذہب اور سیاست کا دائرہ کار بالکل الگ سمجھا جاتا ہے۔ سیکولرازم کی رو سے مذہب ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے، اجتماعی زندگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیمات سیکولرازم کے برعکس ہیں۔ اسلام مذہب اور ریاست کی تفریق کا قائل نہیں ہے۔ لہٰذا ایک مؤمن یا راسخ العقیدہ شخص ''سیکولر'' نہیں ہوسکتا۔ ایک مؤمن مسلمان خدائی تعلیمات کے مقابلے میں عقلی تعبیرات کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آج کل کے سیکولر دانشوروں کے افکار و اعمال کا جائزہ لیا جائے تو سیکولرازم ''لادینیت'' اور ''الحاد'' کا ہم معنی نظریہ ہے۔ مگر پاکستان کے لادینیت پسندوں کی جسارت ملاحظہ ہو کہ وہ اسلام کے نام پر بننے والی مملکتِ پاکستان میں اسلام کی بجائے ''سیکولرازم'' کا نفاذ چاہتے ہیں۔

بعض صحافیوں کی گستاخانہ جسارتیں اب اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ وہ عام مسلمان تو ایک طرف خود رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو بھی ''سیکولر'' کہنے سے باز نہیں رہتے۔ روزنامہ ''پاکستان'' میں معروف عالم دین مولانا سرفراز نعیمی کا انٹرویو شائع ہوا ہے، انٹرویو لینے والے سیکولر صحافی افضال ریحان نے من جملہ دیگر سوالات کے، ان سے یہ سوال بھی کرڈالا: ''اگر یہ کہا جائے کہ نبی اکرم ﷺ دنیا کے سب سے بڑے سیکولر انسان تھے تو آپ اس کی وضاحت میں کیا فرمائیں گے'' (سنڈے میگزین، ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۱ء)

مولانا سرفراز نعیمی صاحب نے اس کا یوں جواب دیا: ''اگر Secular سے مراد Temporal یا Non-religion کے معنی ہیں تو یہ بات مکمل طور پر غلط ہے کیونکہ خود حضور اکرم ﷺ مذہبِ اسلام کے داعی ہیں اور اسلام بذاتہ ایک دین (Religion) ہے۔ اس کا اپنا ایک System of faith and worship ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیکولر تھے، درست نہیں ہے۔''

حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ منزہ و مقدس تھی، آپ سراپا روحانیت تھے، آپ روحانی رفعتوں پر فائز تھے، جہاں مادی آلائشوں کا گزر تک نہ تھا۔ آپؐ کے بارے میں یہ خیال رکھنا یا سوچنا کہ آپؐ ''سیکولر'' تھے، آپ کی سخت توہین کے مترادف ہے۔ مندرجہ بالا سوال کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ افضال ریحان جناب رسالت مآب ﷺ کو دنیا

کا سب سے بڑا سیکولر انسان (نعوذ باللہ) سمجھتا ہے۔اس سے بڑا جھوٹ یا رسالت مآب ﷺ کے بارے میں تہمت کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ یورپ کا سب سے بڑا سیکولر دانشور بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا پوپ کو کبھی سیکولر نہیں لکھے گا کیونکہ وہ سیکولر ہونے کا مطلب بخوبی سمجھتا ہے۔ اگر کوئی یہ حرکت کرے بھی تو پڑھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ شخص یا تو سیکولرازم کا مفہوم نہیں سمجھتا یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پوپ پر گھٹیا زبان درازی اور بہتان طرازی کر رہا ہے۔ پاکستان میں قانون توہینِ رسالت 295-C نافذ ہے مگر اس کے باد جود گستاخانِ رسول کی غلیظ زبان درازیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کبھی ''فرنٹیئر پوسٹ'' میں کسی دریدہ دہن یہودی کا سخت قابل اعتراض خط شائع ہوتا ہے، تو کبھی کوئی عیسائی آپ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہہ گزرتا ہے اور پھر کبھی ''پاکستان'' جیسے دائیں بازو کے اخبار میں جناب رسول اکرم ﷺ کو ''دنیا کا سب سے بڑا سیکولر انسان'' کہنے کی ناپاک جسارت سامنے آتی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ ایک اسلامی ریاست میں ناموسِ رسالت ﷺ آخر اس قدر عدمِ تحفظ کا شکار کیوں ہے کہ اسلام دشمنوں کو اس کی پامالی میں ذرا برابر خوف محسوس نہیں ہوتا؟ ہم دعوے تو عشقِ رسول ﷺ کے کرتے ہیں، مگر یہ دعوے محض زبانی جمع خرچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ ناموسِ رسالت ﷺ مسلمانوں کے لئے بنیادی عقیدہ اور مذہبی اساس کا درجہ رکھتی ہے مگر ہمارے دلوں میں اس کی اہمیت کا وہ احساس باقی نہیں رہا جو سچے محبانِ رسول ﷺ میں ہونا چاہیے۔ ہماری اس کمزوری کا احساس رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو بھی ہے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آپ کی ذاتِ اقدس کے متعلق اخبارات میں گستاخانہ کلمات کی اشاعت کی جرأت کر سکے۔ افغانستان میں کوئی صحافی طالبان سے آخر ایسا سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتا، جیسا سوال مولانا سرفراز نعیمی سے افضال ریحان نے کیا۔ کیونکہ وہاں ہر شخص کو معلوم ہے کہ وہ زبان جو اس طرح کے کلمات ادا کرے گی، گدی سے کھینچ لی جائے گی۔

پاکستان کے لادینیت پسندوں کو یہ شکایت ہے کہ پاکستان کے ساتھ ''اسلامی جمہوریہ'' کا سابقہ کیوں لگا ہوا ہے؟ ہمیں یہ شکایت ہے کہ پاکستان کے ''اسلامی جمہوریہ'' ہونے کے باوجود یہاں ''سیکولرازم'' کی عملداری کیوں ہے؟ پاکستان محض قانونی طور پر ہی ''اسلامی'' ریاست کیوں ہے، عملی طور پر کیوں نہیں؟

پاکستان کے لادینیت پسندوں کو جب بتایا جاتا ہے کہ سیکولرازم ایک مذہب دشمن نظریہ ہے، جس کی ایک اسلامی ریاست میں ہرگز گنجائش نہیں ہے تو وہ مختلف تاویلات پر اتر آتے ہیں۔ انہوں نے سیکولرازم کی خانہ زاد اور من چاہی تعریفیں وضع کر رکھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں: کہ سیکولرازم کا مطلب ''لادینیت'' نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ''ریاستی غیر جانبداری''، تحمل، رواداری اور مذہبی آزادی وغیرہ ہیں۔

وہ دل میں تو سمجھتے ہیں مگر بظاہر یہ تسلیم نہیں کرتے کہ سیکولرازم کی اصل روح مذہب دشمنی ہی ہے۔ مندرجہ بالا

خوش کن تراکیب انہوں نے عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے وضع کر رکھی ہیں، ورنہ ان کا اصل ہدف پاکستان میں اسلامی شریعت کی بالادستی کے قانون کا عملی طور پر خاتمہ کرنا ہے۔ وہ ملائیت اور بنیاد پرستی کے پردے میں اسلام کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ خالص اسلام کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں، وہ ترقی پسند اور لبرل اسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کی اصل روح مغربی تہذیب میں مضمر ہے، البتہ اس میں وہ اسلام کا صرف ''تڑکا'' لگانا پسند کرتے ہیں۔ پاکستان کے لادینیت پسند جس قدر چاہیں سیکولرازم کے فریب انگیز مطالب وضع کرتے رہیں، سیکولرازم کا صرف وہی مطلب قابل قبول ہے جو اہل مغرب نے بیان کیا ہے۔ انگریزی زبان کی کوئی معروف لغت یا انسائیکلو پیڈیا ایسا نہیں ہے جس میں سیکولرازم کا وہ مطلب بیان کیا گیا ہو جو ہمارے لادینیت پسند بیان کرتے ہیں۔ تمام کلاسیکل لغات میں سیکولرازم کو مذہب دشمن نظریہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ گزشتہ دو چار سالوں میں چند ایک لغات ایسی شائع ہوئی ہیں، جس میں سیکولرازم کا مطلب جزوی طور پر روشن خیال وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے، مگر یہ اس اصطلاح کا محض جزوی مطلب ہے۔ وہاں بھی اصل مطلب وہی ہے جو کلاسیکل لغات میں ملتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند معروف ڈکشنریوں میں سے سیکولرازم کی تعریف یہاں درج کر دی جائے:

(۱) آکسفورڈ ڈکشنری میں سیکولرازم کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

''یہ نظریہ کہ اخلاقیات کی بنیاد صرف اس مادی دنیا میں انسانیت کی فلاح کے تصور پر قائم ہونی چاہیے، خدا پر ایمان یا اُخروی زندگی کے متعلق تمام تر تصورات کو اس میں سرے سے کوئی عمل دخل نہ ہو''

(۲) Lobiter کی ڈکشنری آف ماڈرن ورلڈ میں سیکولرازم کی تعریف دو حصوں میں ان الفاظ میں کی گئی ہے:

(i) ''دنیوی روح یا دنیوی رجحانات وغیرہ بالخصوص اصول و عمل کا ایسا نظام جس میں ایمان اور عبادت کی ہر صورت کو رد کر دیا گیا ہو''

(ii) ''یہ عقیدہ کہ مذہب اور کلیسا کا امورِ مملکت اور عوام الناس کی تعلیم میں کوئی عمل دخل نہیں ہے''

(۳) نیو تھرڈ ورلڈ ڈکشنری میں سیکولرازم کی تعریف ان الفاظ پر مبنی ہے:

''زندگی یا زندگی کے خاص معاملہ سے متعلق وہ رویہ جس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ دین یا دینی معاملات کا حکومتی کاروبار میں دخل نہیں ہونا چاہیے یا یہ کہ مذہبی معاملات کو نظامِ حکومت سے ارادتاً دور رکھا جائے۔ اس سے مراد حکومت میں خالص لادینی سیاست ہے، دراصل سیکولرازم اخلاق کا ایک اجتماعی نظام ہے، جس کی اساس اس نقطۂ نظر پر ہے۔''

(۴) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (جلد ۹، پندرھواں ایڈیشن) میں سیکولرازم کی وضاحت ملاحظہ کیجیے:

''سیکولرازم سے مراد ایک اجتماعی تحریک ہے، جس کا اصل ہدف اُخروی زندگی سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر دنیوی زندگی کی طرف مرکوز کرانا ہے۔ قرونِ وسطیٰ کے مذہبی میلان رکھنے والے افراد میں دنیاوی معاملات سے متنفر ہو کر خداوند

قدوس کے ذکر اور فکرِ آخرت میں انہماک اور استغراق کا خاصا قوی رجحان پایا جاتا تھا۔ اس رجحان کے خلاف ردِ عمل کے نتیجہ میں نشاۃِ ثانیہ کے زمانہ میں سیکولرازم کی تحریک انسان پرستی (ہیومن ازم) کے ارتقاء کی شکل میں رونما ہوئی، اس وقت انسان نے انسانی ثقافتی سرگرمیوں اور دنیاوی زندگی میں اپنی کامیابیوں کے امکانات میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینا شروع کی۔ سیکولرازم کی جانب یہ پیش قدمی تاریخ جدید کے تمام عرصہ کے دوران ہمیشہ آگے بڑھتی رہی اور اس تحریک کو اکثر مسیحیت مخالف اور مذہب مخالف (Anti-Religion) سمجھتا رہا۔''

مندرجہ بالا تعریفوں میں سے کیا کوئی ایک بھی ایسی ہے کہ جس کی روشنی میں اسلام اور سیکولرازم کے درمیان کوئی قدرِ مشترک تلاش کی جاسکے؟ کیا پیغمبر اسلام ﷺ کے متعلق یہ تصور بھی کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایک ایسی تحریک برپا کرنا چاہتے تھے، جس میں خدا پر ایمان یا اُخروی زندگی کے تصور کو کوئی عمل دخل نہ ہو؟ کیا آپ کی تعلیمات کا اصل ہدف لوگوں کی توجہ اُخروی زندگی سے ہٹا کر دنیوی زندگی کی طرف مبذول کرانا تھا؟ یا کوئی بدبخت آپ کے تصورِ حکومت کے بارے میں یہ خیال بھی ذہن میں لاسکتا ہے کہ جس میں مذہب کو الگ کر دیا گیا ہو۔ اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر رسالتِ مآب ﷺ کے ادنیٰ پیروکار کی حیثیت سے ہم یہ دریافت کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں کہ افضال ریحان یا اس جیسے کسی نام نہاد روشن خیال'' (حقیقت میں تاریک خیال) کو یہ حوصلہ اور جرأت کیسے ہوئی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو ''دنیا کا سب سے بڑا سیکولر انسان'' کہے؟

کیا مجیب الرحمٰن شامی صاحب جو ایک اسلام پسند صحافی ہیں، بتانا پسند کریں گے کہ روزنامہ ''پاکستان'' میں توہینِ رسالت ؐ پر مبنی ایسے کلمات کی اشاعت ان کے اخبار کی باقاعدہ پالیسی ہے یا پھر اسے محض ایک صحافیانہ فروگزاشت سمجھا جائے؟ مگر چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے وہ اس فروگزاشت سے اپنے آپ کو بری الذمہ کیسے قرار دیتے ہیں؟ حریتِ فکر اور اظہارِ رائے کی آزادی اپنی جگہ، مگر اس کا دائرہ توہینِ رسالت تک وسیع کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مجیب الرحمٰن شامی صاحب کی زیرِ ارادت نکلنے والے کسی اخبار میں رسالتِ مآب ﷺ کو پہلی دفعہ ''سیکولر'' نہیں کہا گیا۔ آج سے تقریباً تین سال پہلے اجمل نیازی نے انٹرویو کے دوران علامہ جاوید غامدی سے بھی اس طرح کا سوال پوچھا تھا، جو ہفت روزہ ''زندگی'' میں شائع ہوا تھا۔ راقم الحروف کی یادداشت کے مطابق یہ محض دو ایسے واقعات ہیں جن میں کسی اخبار نے رسالت مآب ﷺ کے بارے میں اس طرح کے کلمات شائع کئے ہوں۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ مجیب الرحمٰن شامی صاحب کے اخبار یا رسالہ میں اس طرح کے سوالات شائع ہوتے ہیں؟ اس کی وضاحت کرنا ان کا فرض ہے۔ ہم افضال ریحان کی اس گندی حرکت کی سخت مذمت کرتے ہیں اور جناب مجیب الرحمٰن شامی اور جناب عطاء الرحمٰن سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس گستاخانہ جسارت کا سخت نوٹس لیں